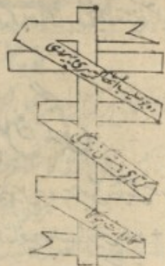
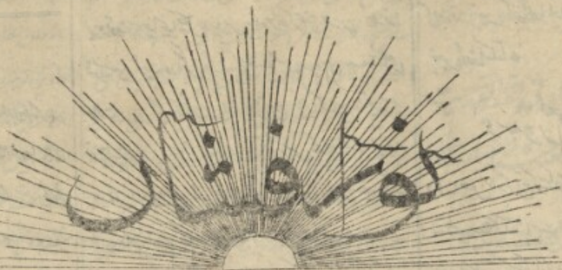








قیمت سالیانہ بلا محصول ۳ روپیہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بمحصول ۳ روپیہ

نمبر ۳۰ جلد ۱۱

لودیانہ ۲۶ جولائی سنہ ۱۸۸۳ء

قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبار

زار روس کی ایک سفارت افغانستان میں پہونچی ہے = موسیٰ خان نے امیر کابل کے برخلاف سردار مینہ سے اتفاق کر لیا = میڈگاسکر میں فرانس نے انگلستان کی سخت تحقیر کی ہے = مصر کی فوج نے مہدی کاذب پر پوری فتح حاصل کی = یقین کیا جاتا ہے کہ عنقریب فرانس اور انگلستان کے درمیان جنگ ہو = شنواریوں نے امیر کابل کے علاقہ پر کامیابی کے ساتھ حملہ کیا = شاہ برما انگریزوں کے برخلاف فرانس سے دوستی پیدا کر رہا ہے = افواہ اُڑ رہی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے جہاز کے مالکوں کو مارسیشس میں فوج لیجانے کے لیے طلب کیا ہے = چین اور فرانس کی آپسمیں ایسی بگڑی ہے کہ سوائے جنگ کے دونوں کو آرام نہیں آتا = گورنمنٹ نے ایک جماعت پیمائش کنندوں کی مقرر کی ہے کہ وہ آسام اور چین کے درمیان سڑک کی تجویز کرے = بمبئی گورنمنٹ نے جوناگڈھ کے فساد کی بابت کاغذات گورنمنٹ انڈیا کی خدمت میں روانہ کر دیئے ہیں = جرمن کے کاریگروں نے آدمی کے کھڑکی کل بنائی ہے =

سوات میں آفریدیوں کے چار سردار وارد ہیں اور لوگوں کو امیر کے برخلاف اُبھارتے ہیں = نہر سویز سے ایک دوسری نہر نکالی جاویگی جسپر ۸ کروڑ روپیہ خرچ ہوگا = درہ کوہاٹ کو بند کرنے کے لیئے سرحدی اقوام نے اتفاق کر لیا ہے = سال حال میں ۲۰ جون تک ۴ لاکھ ۹ ہزار ۹ سو تھیلے روئی کے ہندوستان سے باہر روانہ ہوئے ہیں = خیرآباد اور پشاور کے درمیان پنجاب ناردرن سٹیٹ ریلوے کو بارش سے سخت صدمہ پہونچا ہے = اضلاع دکن میں ہیضہ کا زور شور ہے اور زیادہ ہوتا جاتا ہے = روس کا سپہ سالار آجکل ترکستان میں فوج کا ملاحظہ کر رہا ہے = گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جن افسروں کی ملازمت ۳ سال سے کم اور ۷ سال سے زیادہ ہو محکمہ کمسریٹ میں ملازمت کیواسطے منتخب نہونگے = سرکار انگریزی نے آفریدیوں کو لکھ بھیجا ہے کہ اگر تم نمک کے محصول کی بابت کوہاٹ میں فساد کرو گے تو تمہارا وظیفہ بند کیا جاویگا = ایوبخاں نے امیر کابل کو لکھا ہے کہ اب میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ افغانستان کو بزور شمشیر حاصل کروں = جلال آباد پر شنواریوں نے ایک حملہ ۵ جولائی کو کیا تھا اُسمیں اُنکو کامیابی حاصل ہوئی = گورنمنٹ بمبئی کا ارادہ ہے کہ ایک مختصر قانون ٹڈی دل کی تباہی کے لیے جاری کیا جاوے اور ٹڈیوں کا زمینداروں پر مارنا لازمی قرار دیا جاوے = سال گذشتہ میں ہندوستانی کمپنیوں کے قانون کے رو سے ۵۱ جدید شراکتی کمپنیاں درج رجسٹر ہوئیں = پشاور کی پولیس میں ۱۴۴ سپاہی اور زیادہ مقرر کیے گئے ہیں = ایران اور روس کے درمیان مشرقی اور شمالی سرحد کی بابت جدید عہدنامہ مرتب ہوا ہے = سردار محمد حسین خاں بادشاہ نے جلال آباد کے علاقہ کے ۵ دیہات پر دھاوا مارا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا = سلطان روم کے پاس فرقہ نہلسٹ کے سرداروں نے لکھا ہے کہ اگر اسوقت تم روس سے جنگ کرنا چاہو تو ہم تمہاری امداد کو موجود ہیں = سلف گورنمنٹ کا تقرر پنجاب میں عنقریب عمل میں آنیوالا ہے = تبت کی جانب ایک قافلہ پیمائش کرنے والوں کا سلطنت چین کی طرف سے روانہ ہوا ہے = شاہ زولو نے سرکار انگریزی سے درخواست کی ہے کہ مجکو اگر انگریزی سلطنت امداد نہ دیگی تو میں تخت پر قائم نہیں رہ سکتا = سرکار نے ارادہ کیا ہے کہ اڑھائی کروڑ روپیہ چار روپیہ فیصدی سود پر پبلک سے روس کے لیئے قرض لے = شنگھائی سے خبر آئی ہے کہ ۱۴ ماہ حال کو چینی باغیوں کے ایک گروہ نے فرنچ قلعوں پر حملہ کیا = مصر میں ہیضہ ترقی پر ہے اور ہندوستان سے ۱۰ ڈاکٹر علاج معالجہ کیواسطے روانہ کیے جاوینگے =

نوافشاں

محنت میں برکت

خدا نے زمین کو بیشک ہمارے لیئے خوانِ الوانِ نعمت بنایا ہے کیونکہ وہاں خوراک و پوشاک آرام و آسایش غرض ضروریات کے اسباب نکالے اکیسے اور جو اچھی چیز بالکل ہو جو کبھی گھٹنا نہیں لیکن ان کو حاصل کرنا ہمیں سے کمانا اور استعمال کرنا ہمارا ہی کام ہے کیونکہ انسانی محنت کا زور کرو ایسی شکل انسان اناج بوتا اور پھر کاشت ہو جاتا ہے سے ضروریات کا کھاتا اور کام کے لائق بناتا ہے مثلاً ریشم - سن - اون اور روئی وغیرہ کات کر جیسے جیسے کے کپڑے بنتا اور مختلف اناج کو پیس پاس کر قسم قسم کی روٹیاں اور مٹھائیاں تیار کرتا ہے غرض اس قسم کے کام کاج سے نصرف اپنی آسائش بلکہ قوم کی دولت بڑھاتا ہے اور جو شخص ہو ساتھی کی محنتوں میں شریک ہی نہیں ہوتا (چنانچہ پنجاب کا لاگی کمین فقیر درویش وغیرہ) وہ ان اشیا میں سے حصہ لینے کا مستحق نہیں ٹھہرتا باستثنا اُن کے جو جسم یا دل کی کمزوری کے باعث کام کے لائق نہیں رہتے یا اُن کے جو کسی متمول رشتہ دار کے ورثہ یا اتفاقیہ دولت کے ہاتھ آنیسے اور زیادہ روپیہ کی ضرورت نہیں رکھتے +

جو قوم کام نہیں کرتی اور صرف خودرو میووں اور جنگلی حیوانوں پر گذران کرتی ہو وحشیانہ حالت میں رہی جاتی ہو جیسے امریکہ کے ہندی افریقہ کے کافر - اسٹریلیا کے اصلی باشندے - ہندوستان کے بھیل گونڈ اور پنجاب کے گندھیلے سانسی وغیرہ انکی زندگی سراسر مصیبت ہو کیونکہ انکو خاطر خواہ خوراک ملتی ہو اور نہ پوشاک اور نہ سردی گرمی کے بچاؤ کی کوئی مناسب صورت بلکہ ایام قحط کے مقابلہ کے لیئے ذخیرہ جمع نہ رکھنے کے باعث گروہوں کے گروہ بھوک سے ہلاک ہو جاتے ہیں اور یہی وجوہات ہیں جن کے باعث ایک وحشی ملک میں فی مربع میل ایک آدمی بھی مشکل سے پرورش پا سکتا ہو +

جو قوم محنتی اور کام کرنیوالی ہو اُس کے لوگ بہت آسودہ حالت میں ہوتے ہیں وہ ہر قسم کے مال مویشی کی نسل بڑھاتے اور اُن کو پالتے ہیں اناج بوتے اور کاٹتے ہیں اپنی سکونت کے لیئے بڑی معقول مکان تعمیر کرتے ہیں غیر ملکوں کی پیداوار جہازوں میں لاد کر اپنے ملک میں لاتے اور اپنی محنت غیر ملکوں میں بیچ بھجاتے ہیں بعموماً ایک قوم کی ترقی یا تنزل کا اندازہ اُس کے لوگوں کی محنت کے لحاظ پر ہو قوم ہو چنانچہ آجکل دنیا میں بڑھ چڑھ کر محنتی جرمن - سوئس - فرانسیسی ڈچ اور انگریز لوگ گنے جاتے ہیں اور وہی سب سے اچھی حالت میں ہیں کیونکہ اُن کی آبادی فی مربع میل ایک سو سے تین سو نفر تک ہو - اسی سے قیاس کیا جا سکتا ہو کہ جس ملک میں محنت زیادہ ہو وہاں آبادی بھی زیادہ ہو اور جسقدر آبادی زیادہ ہو اُسقدر لوگ بنسبت کم محنت اور کم آباد ملک کے آسودہ زیادہ ہیں +

یہی قاعدہ محنت شخصی پر اطلاق کر کے کہا جا سکتا ہو کہ جو آدمی کام نہیں کرتا یا کسی طرح اپنے ابناے جنس کو امداد نہیں پہنچاتا وہ بہ حال تنگ اور محتاج ہو اور وہ جو کام کرتا ہو اپنی خوش گذران کے ذریعے کم و بیش اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو محنت محتاجی کا منہ دیکھنے نہیں پاتی لیکن وہ جو امید پر رہتا ہو ضرور فاقہ کشی کرتا ہو - جبکہ خدا نے کل اچھی چیزوں کا حصول محض محنت پر چھوڑ رکھا ہو تو اسیواسطے محنت کو بھی بجائے خود آدمی کیلئے ضروری اور مفید بنا دیا ہو - ہم خوش نہیں ہو سکتے ہم تندرست نہیں رہ سکتے تاوقتیکہ ہمارے دماغ اور ہمارے ہاتھوں کیلئے کوئی کام نہو اور ساتھ ہی ہمکو حد سے زیادہ اور سخت سے سخت محنت بھی نہیں اٹھانا چاہیئے کیونکہ اُس حالت میں ہمارے جسم کی طاقتیں زائل اور بیماریاں غالب ہو جائینگی اور وہ سُستی کے نتایج سے بڑھکر مضر ہیں - ہر روز دس گھنٹے کام کرنا ہمکو صحت جسمانی کے نامناسب نہیں سمجھا گیا +

دن جو گذر گئے ہیں ہمیشہ کے لیئے گذر گئے ہیں اور جو آنیوالے ہیں وہ شک میں ہیں شاید کہ آویں یا نہ آویں - جب یہ حال ہو تو موجودہ وقت کو غنیمت سمجھنا اور کسی نہ کسی اچھے کام میں لگانا ضرور ہو کیونکہ محنت کا ہاتھ محتاجی کو شکست دیتا ہو اور اقبالمندی اور کامیابی محنت کے پیچھے لگے خدمتگار ہیں - محنتی آدمی سویرے اُٹھتا ہو اور اوپر سے سوتا ہو وہ اپنے دل کو مفید خیالات اور اپنے جسم کو اچھے کاموں میں لگائے رکھتا ہو تاکہ دونوں کی تازگی اور صحت برابر قایم رہے - برعکس اسکے بیکار آدمی اپنے لیئے آپ بوجھ ہو اُسکو تنہا وقت پہاڑ سا نظر آتا ہو اسکے دن سایہ ابر کیطرح گذر جاتے ہیں جو اپنے پیچھے یادداشت کا کوئی نشان نہیں چھوڑتے - اسکا جسم بسبب نہ ہونے ریاضت کے جلیسے چاہتا ہو وہ کام کرنا چاہتا ہے لیکن ہلنے جلنے کی طاقت نہیں رکھتا اگر وہ یا بدعمل کام لگتا ہو وہ جھیلکا توڑ نیکی بھی جلیسے نہیں اٹھا سکتا +

دستور العمل زندگی

(۱) جس کام کو آج کر سکتے ہو کل پر مت چھوڑو شاید کل موقع نملے سے کہ انتہاست در تاخیر طالب رازیاں وارد +

(۲) جو کام آپ کر سکو اور پر مت چھوڑو - ناحق غیر کی محتاجی میں پھنسو سے حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است - رفتن بپائے مردی ہمسایہ در بہشت +

(۳) روپیہ ہاتھ میں آنیسے پہلے مت خرچ کرو - کیونکہ اپنے بساط سے باہر پاؤں پھیلانے میں بڑی آفتیں ہیں سے براں عقل و دانش بباید گریست - کہ دخلش بود و نورہ خرچ میست +

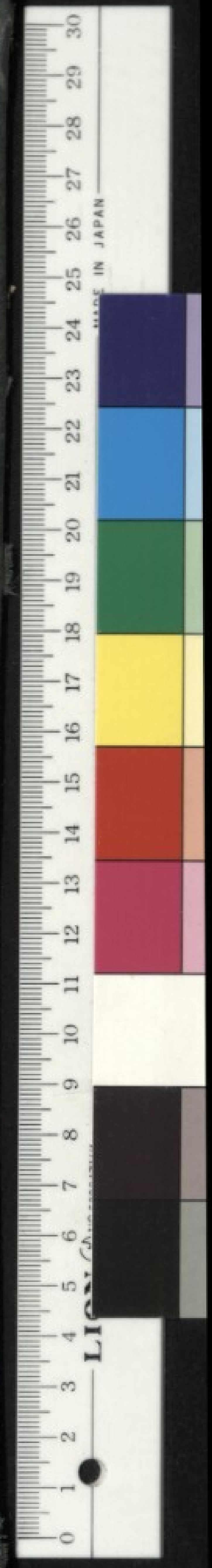
(۴) کوئی چیز جسکی حالیں ضرورت نہیں سستی سمجھکر مت خریدو بہت لوگ ایسی خوش خریدنے تباہ کر دیئے ہیں سے غم فردا نشاید خوردن امروز +

(۵) اسقدر زیادہ نکھاؤ جس سے پیچھے کو پچھتاؤ پیٹ سے اعتدال کا نام صحت ہو سے نہ چنداں بخور کز دہانت بر آید - نہ چند انکہ از ضعف جانت بر آید +

(۶) جس کام کو دل لگا کر یں وہ مشکل نہیں ہوتا اگر اپنی محنت کو سہل بنانا چاہو تو کام کو بیگار مت سمجھو ہر کارے کہ ہمت بستہ گردد اگر خارے بود گلدستہ گردد +

(۷) بہت مصیبتیں ہیں کہ اپنے وارد ہونے کے پہلے ناحق ہماری تکلیف کا باعث ہو جاتی ہیں - اُن کے وقوع کا انتظار کرنا چاہیئے سے مترس از بلائے کہ شب درمیاں +

(۸) جب غصہ آئے تو بولنے کے پہلے دل میں ایک سے دس تک گن ڈالو اور اگر غصہ غضب ہو جائے تو ایک سے سو تک گنتے جاؤ اور تب کلام کرو جو شخص غصہ کا تحمل کرتا ہو وہ اپنے آپ کو بہت گناہ اور بہت پشیمانی سے بچاتا ہے سے ولے مرد آنکس ست از روئے تحقیق - کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید



مراسلات

بقیہ

نظر اجمالی بر کتاب المسمی تبیین الکلام فی تفسیر التوریت والانجیل علی ملت الاسلام مولفہ سید احمد خانصاحب بہادر

مرقومہ

المفتقر الی اللہ الصمد سید یوسف حامد مسیحی

المقدمۃ العاشرۃ از حصہ اول

اس سے واضح ہوتا ہے کہ طریق نجات اور راہ ہدایت کا حصول موقوف ہے عنایت ایزدی اور امداد غیبی پر ہے جو شخص اپنی عقل و دانش اور اپنے ذاتی علم و فضل پر تکیہ کرکے خدا کی امداد کا طالب نہیں ہوتا ہے تو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے شخص کے ساتھ امداد آلہی شامل حال ہووے پس اگر شخص مغرور و متکبر اپنی عقل و دانش کے غرور سے گمراہ و سرگردان نہووے تو اور کیا علاج ممکن ہے۔ سید صاحب کی ایک بحث بطریق نمونہ و نظیر کے پیش کرکے سید صاحب کی جاری ہوئی تحقیق کا حال ظاہر کر دیتے ہیں۔ مقدمہ عاشرہ میں سید صاحب نے مسئلہ نسخ احکام پیش کیا اور احکام اللہ کا ناسخ و منسوخ ہونا ثابت کیا ہے اگرچہ یہہ بحث کوئی نئی نہیں ہے بلکہ آیت محمدیہ کے فاضلوں کی تقلید ہے۔ سید صاحب بہادر یہہ دعویٰ کرتے ہیں کہ احکام الٰہی کا ناسخ و منسوخ ہونا جملہ واجبات و ضروریات سے ہے اور چونکہ عیسائی اور یہودی اس سے انکار کرتے ہیں اور اسلیے کہ یہہ مسئلہ دین محمدی کے اصول میں داخل ہے دین محمدی پر اعتراضات پیش کرتے ہیں کہ در صورت ہونے احکام ناسخ و منسوخ دین محمدی خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہے کیونکہ ناسخ و منسوخ کو من جانب اللہ تسلیم کرنا شان تقدس تعالیٰ کے خلاف ہے اگرچہ محمدی عالموں نے اس اعتراض کے دفعیہ کے لئے اکثر جگہنی چوڑی تقریریں اور طولانی تحریریں بیان کی ہیں اور سید صاحب نے بھی توسن عقل کو اس میدان تحقیق میں بہت دوڑایا ہے مگر نتیجہ ظاہر ہے کہ ناسخ و منسوخ ہونا احکام آلہیہ کا در صورت تسلیم تقدس واجب تعالیٰ بدیہۃ البطلان ہے اور عقل سلیم اسپر شاہد ہے کہ احکام باری تعالیٰ میں ناسخ و منسوخ ممتنع الوجود ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ احکام کے نسخ کی ضرورت اُس صورت میں ہوتی ہے کہ سبب احکام صادرہ اور فرمان نافذہ میں قباحت و نقصان عائد ہوا ور درمیان ناسخ و منسوخ نسبت حسن و قبح کی پائی جاوے اور ناسخ کو مستحسن اور منسوخ کو مستقبح قرار دیویں ورنہ فعل نسخ کو عبث تسلیم کریں اور یہہ بھی قباحت و اعتراض سے خالی نہیں ہے پس اگر وہ نسبت قباحت امر منسوخ میں ذاتی ہے یا خارجی ہے دونوں صورتوں میں قابل تعرض ہے اور قباحت بدیہی ہے پس بحالت تسلیم نسبت تفاوت درمیان ناسخ و منسوخ حاجت نسخ کی کیا تھی اس میں ترجیح بلا مرجح اور تخصیص بلا مخصص لازم آتی ہے اور یہہ بموجب حکم عقلی محال ہے اور اگر یہہ نہیں ہے تو ناسخ کو اکبر و منسوخ کو اصغر قرار دو اور اس سے تغییر شان واجب تعالیٰ متصور ہے اور یہہ احکام باری تعالیٰ میں محال ہے اور اگر کوئی یہہ جواب دیوے کہ احکام منسوخہ میں بذاتہ کوئی قباحت نہیں پائی جاتی ہے مگر انکی حالت اجرا و جواز میں مصلحت باری تعالیٰ نہیں ہے یا انکے موجودہ تعلقات سے قباحت پائی جاتی ہے لہذا احکام ناسخ کو جنکی اجرا و جواز میں مصلحت و حسن انتظام متصور ہی ضرور لازم آتا ہے سو اس جواب سے تشفی خاطر نہیں ہو سکتی ہے اور نہ ذات تقدس تعالیٰ اعتراضات سے پاک ٹھہرتی ہے کیونکہ حکیم مطلق اور عالم قادر کی یہہ شان نہیں کہ انکے احکام میں و کلام میں کسی زمانہ میں کمال ہووے اور کسی زمانہ میں تبدل و زوال ہووے کیونکہ یہہ بات مسلم الثبوت ہے کہ ذات باری اور صفات خداوندی قدیم و بلا تبدل و تغیر ہیں اور یہہ فقط خدا ہی کی شان ہے کہ جسکے ارادہ میں تبدل و تغیر غیر ممکن ہے اور یہہ فوقیت خدا کی ذات میں ہے پس نسخ و منسوخ تبدل و تغیر پر دلالت کرتا ہے اور یہہ نقص شان خداوندی ہے جس حال میں کہ خدا کی ذات و صفات افضل و افوق ہیں انکے احکام و قوانین و آئین سے عیاں ہوتی ہے اور انکی خود مختاری و پروردگاری کی دلیل ہے اور تبدل و تغیر اور ناسخ و منسوخ سے خفت ظاہر ہوتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ خدا کی شریعت بمنزلہ ایک سیدھی و نزدبان مستقیم کے ہے اور مجموعہ احکام و قوانین بجائے پایہ دانوں کے ہیں کہ جو بغرض ترقی و عروج کے لگائے گئے ہیں پس یہہ پایہ دان بطریق شناخت ایک دوسرے کی امداد و پائیداری ظاہر کرتے ہیں پس اگر نردبان مذکورہ سے چند پایہ دان نکال لیے جاویں اور بجائے اُنکے دوسرے پایہ دان لگائے جاویں تو ضرور یہہ سوال لازم آتا ہے کہ قبل ترمیم نردبان مذکورہ نردبان میں کوئی نقص لاحق تھا اور پایہ دان سابقہ قابل ترقی و عروج نہیں تھے اگر تھے تو باقی پایہ دان سے سمجھ کر جگہ نہیں لگائے گئے اگر یہہ نہیں تو یہہ ترمیم محض فعل عبث تھی پس یہی عقیدہ ناسخ و منسوخ کے تسلیم کرنے میں کیونکہ شریعت آلہی میں احکام بمنزلہ پایہ دان کے ہیں کہ جنکی تبدیلی و الٹ پلٹ میں نقصانات لازم آتے ہیں اور بانی شریعت کی حکمت حکیمانہ اور انتظام مدبرانہ میں مخل ہیں اور اُنکے علم قدیم اور ارادہ مستقیم میں نقص پیدا ہوتے ہیں چونکہ خدا کی ذات عیوب و نقصانات سے پاک ہے جب ہی لہذا اُس کے افعال یا اقوال اور احکام و قوانین ہرگز ذات و صفات سے جدا نہیں اور تسلیم عقیدہ نسخ سے یہہ بات نہیں پائی جاتی ہے سو سید صاحب بہادر نے مسئلہ نسخ کی تمہید میں شروع کی ہے۔ اول یہہ بات جان لینی چاہیے کہ جس قدر مذہب دنیا میں ہیں اُن سب میں ناسخ و منسوخ پائے جاتے ہیں اگرچہ یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو ابدی بتاتے ہیں لیکن اُنکو اس بات کا اقرار کرنا اگر ہے کہ اس سے پہلے کی شریعت بھی خدا کی طرف سے تھی اور اسکے بعض احکام حضرت موسیٰ کی شریعت سے منسوخ ہو گئے اگر عیسائی نے مسلمانوں میں بعض فرقوں نے احکام آلہی کے منسوخ ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ خدا کے احکام میں ناسخ و منسوخ ہونا خدا تعالیٰ کے تقدس کے برخلاف ہے مگر جو لوگ کہ کتب سماویہ پر اعتقاد رکھتے ہیں خواہ یہودی خواہ عیسائی خواہ مسلمان اُنکو چارہ نہیں ہے بجز اسکے کہ وہ اقرار کریں کہ بلاشبہ احکام آلہی میں ناسخ و منسوخ ہے چنانچہ ہم چند مثالیں بیان کرتے ہیں جن سے ناسخ و منسوخ کا احکام آلہی میں ہونا ثابت ہو انتہا ۔

واضح ہو کہ سید صاحب کے نزدیک کلام ناسخ و منسوخ کیا یہودی اور کیا عیسائی اور کیا محمدی مخالف کتب سماویہ میں اور اُن کا انکار مخالفت



کتب مقدسہ ہو اور سید صاحب انکی مخالفت بجائے کتب مسطورہ ثابت کرتے ہیں ہم اس بات کے شکر گذار ہیں کہ سید صاحب نے اپنے دعوٰی کے ثبوت میں کتب مقدسہ کا حوالہ دیا ہو اور اُن کے اس قول سے منتج ہوتا ہو کہ اُن کے نزدیک اقوال کتب مقدسہ معتبر ہیں یا انہیں الزام دینا منظور ہو۔ دونوں صورتوں میں ہمیں لازم ہو کہ ہم اس بحث میں سید صاحب کی پیروی کریں اور انکی تصدیق انہیں کتابوں سے نقل کریں اب ہم بآسانی دیکھ سکتے ہیں کہ سید صاحب کا استدلال کتب سماویہ سے صحیح ہو یا کہ غلط ہو +

مخفی نہ رہے کہ لفظ شریعت کا استعمال کبھی عام ہوتا ہو اور کبھی خاص ہوتا ہو اور عام اُس صورت میں ہوتا ہو کہ جب کسی ملت و مذہب سے مراد ہوتی ہو کہ جس میں جمیع مراسم مذہبی اور شرائع دینی شامل ہیں اور خاص اُس حالت میں ہوتا ہو کہ جب فقط احکام شرعی اور اوامر و نواہی دینی مراد ہوتے ہیں اوامر سے وے احکام مراد ہیں کہ جنکی تعمیل و تکمیل حکماً از راہ تاکید شدید فرض ہو کہ جسکے مخالف و تارک پر گناہ لازم آوے اور نواہی سے وے ممنوعات شرعی مراد ہیں کہ جنکی ممانعت و بازداشت حکماً از راہ تاکید شدید وارد ہو کہ جسکے خلاف و تارک کو حد شرعی لازم آوے اور اُس کے فاعل و مرتکب پر فتوٰی گناہ صادر ہو جیسا کہ احکام عشرہ موسویہ مندرجہ توریت مقدسہ سے ظاہر ہو پس لفظ شریعت عام و مشترک المعنی ہو کہ جس کا استعمال چند معنی پر ہوتا ہو مگر سید صاحب کے اقوال سے شریعت سے مراد ملت و مذہب ہو کہ جس میں احکام ناسخ و منسوخ کا ہونا سید صاحب کے نزدیک واجب الوقوع ہو اب دریافت طلب امر یہ ہو کہ سید صاحب کے اس دعوٰی کی دلیل کیا ہو اور سید صاحب کس دلیل سے ثابت کرتے ہیں کہ قبل شرع موسویہ کے دیگر انبیا کی شرائع از جانب خدا تھیں اگر سید صاحب قرآن کے اقوال کے موافق دعوٰی کرتے ہیں تو اقل انکو لازم ہوگا کہ صداقت قرآن کی یہودیوں اور عیسائیوں پر ظاہر کریں تا وقتیکہ صداقت قرآن ثابت نہوگی یہ فریقین سید صاحب کے اس دعوٰی کو ہرگز نہ تسلیم کرینگے۔ پس یہودی اور عیسائی دونوں متفق علیہ ہیں کہ قبل شرع موسویہ کوئی شرع نہیں تھی کہ جس کا منسوخ ہونا لازم آوے۔ باقی رہا وے کتاب جو سید صاحب نے کتب مقدسہ کے حوالہ سے نقل کی ہیں انکی تفصیل اپنے موقع پر کیجائیگی اسوقت ہم یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ شریعت موسویہ شریعت ابدی ہو اور اُسکے احکام ابدی ہیں اُنمیں سے ایک بھی منسوخ نہیں ہو اور دلیل اس دعوٰی کی مقدس لوقا کی انجیل کے ۱۶ باب ۱۶ و ۱۷ آیات میں مرقوم ہو کہ جسکی عبارت یہ ہو شریعت و انبیا یوحنا تک تھے تب سے خدا کی بادشاہت کی خوشخبری دیجاتی ہو اور ہر ایک اُسمیں زور مار کے داخل ہوتا ہو پر آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے بہت آسان ہو دوسرا مقام مقدس متی کی انجیل کے ۵ باب کی ۱۷ و ۱۸ آیات یہ خیال مت کرو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابیں منسوخ کرنے آیا میں منسوخ کرنے کو نہیں بلکہ پوری کرنے کو آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جاویں ایک نقطہ یا شوشہ توریت کا ہرگز نہ مٹیگا جبتک کہ سب کچھ پورا نہو انتہا۔ ان مقامات انجیل اور اقوال مسیح سے واضح ہوا کہ توریت اور اسکے احکام ابدی ہیں نہ اُن میں نسخ کا احتمال اور نہ اُن کے تلف کا خیال ہو عیسائی لوگ حسب ارشاد خداوند مسیح انکی ابدیت و قدامت کو تسلیم کرتے ہیں اور یہودی بھی حسب اقوال انبیاء سابقین اُسکے عدم نسخ کا اقرار کرتے ہیں ۱۰۲ زبور کی ۲۶ و ۲۷ آیات اور حضرت یسعیاہ کے ۵۱ باب ۶ آیت ۔ ۴۰ باب کی ۸ آیت اسپر شاہد ہیں قرآن بھی انکی تصدیق کو تسلیم کرتا ہو واسطے خاطر جمع سید صاحب بہادر دو آیت قرآنی پیش کرتا ہوں۔ سورہ مائدہ کی ۴۴ آیت میں لکھا ہو إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ

ترجمہ کہ تحقیق ہم نے اُتاری توریت اُس میں ہدایت ہو اور روشنی ہو اُسپر حکم کرتے تھے پیغمبر جو حکم بردار تھے یہودیوں کو اور اُسپر حکم کرتے تھے درویش اور عالم اسواسطے کہ نگہبان ٹھہرائے تھے اللہ کی کتاب پر اور اُس کے گواہ تھے۔ واضح ہو کہ سید صاحب کے دعوٰی کے خلاف قرآنی شہادت ظاہر کرتی ہو کہ توریت مقدس اور اسکے احکام کل انبیاء سابقین کے نزدیک عدم منسوخ و متفق العمل تھے کہ علماء اُمم سابقہ اور نقبائے ملت قدیمہ اُسپر عمل کرتے اور اُس کے احکام کی ترویج کے مطابق فتوٰی دیا کرتے تھے اور انکی حفاظت و شہادت کا دم بھرتے تھے پس شہادت قرآنی سید صاحب کا تمہید و دعوٰی تنسیخ کے مخالف و مباین ہو اور سید صاحب اس مخالفت کے ذمہ دار ہیں پھر اُسی سورہ کی ۴۹ و ۵۰ آیات میں مرقوم ہو وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

ترجمہ اور بھیجے اُن کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم کو سچ کرتا ہوا توریت کو جو اُسکے آگے تھی اور اُسکو دی ہمنے انجیل جسمیں ہدایت اور روشنی ہو اور سچ کرتے ہوئے اپنے آگے کی توریت کو اور ہدایت و نصیحت کرتے ہوئے پرہیزگاروں کو اور چاہیئے کہ حکم کریں انجیل والے اُس چیز پر جو اُتارا اللہ نے اُس میں اور جو حکم نہ کرے اُسپر جو اُتارا اللہ نے پھر وہی لوگ فاسق ہیں۔ انتہا یہ شہادت قرآنی اسپر ناطق ہو کہ مسیح علیہ السلام اور مقدس انجیل دونو مقدس توریت کی تصدیق کرتے ہیں کہ جس سے واضح ہوتا ہو کہ انجیل ناسخ توریت نہیں ہو اور مسیح ناسخ احکام شرع موسویہ نہیں ہو کیونکہ جو ہدایت و روشنی اور نصایح و پند توریت میں تھی وہی انجیل میں ہے جیسا کہ اقوال انجیل سے واضح ہوا کہ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا کہ مت خیال کرو کہ میں توریت کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں ان اقوال سے ثابت ہوا کہ خداوند یسوع مسیح ناسخ توریت نہیں تھے اور نہ انجیل مخالف توریت بلکہ مسیح و انجیل دونو مصدق و متفق توریت مقدس تھے پس بحوالہ قرآن و کتب مقدس ثابت ہوا کہ نسخ شرائع احکام انبیاء سابقہ اور اُمم ماضیہ ہرگز واجب التسلیم نہیں ہو پس سید صاحب بہادر کا یہ دعوٰی کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو ضرور ہو کہ اقرار کریں کہ ناسخ و منسوخ ہونا احکام الٰہی کا درست ہو محض غلط ثابت ہوا +

باقی آئندہ



مولوی محبوب مسیح کی مشکلاتیں

چوتھی مشکل

شیطان کی خلقت سے خدا مُحِب نہیں مگر مخرّب و بدخواہ بنی آدم ٹھہرتا ہے۔ اِسلیئے مذہب و عبادت و منشاء الٰہی کے برخلاف ہیں

یہہ خلاصہ ہمکو مولوی محبوب مسیح صاحب کی تحریر مندرجہ تنبیہ الغافلین [illegible] سے حاصل ہوتا ہے اور وہ یوں ہے +

بخلاف زعم اہل کتاب نہ بجائے شیطان بلکہ اسکے خالق کا مبداء شرارت و شر بر اوّل ہونا واضح ہے۔ اسلیئے کہ اگر وہ اسکو باہمہ قوت شرارت و ضلالت نیست سے ہست نہ کرتا تو کیا وہ خود بخود موجود ہو کر ایسا کر سکتا کہ جو اُسکے سامنے ہیچ و گل بدست کلال تھا۔ اِس سے بجز کثرتِ ضلالت اور ہلاکت ابدیہ بیشمار جانہائے بنی آدم کے اُن کا اور کچھہ مفاد و اثر نظر نہیں آتا۔ اور یہاں خدا فعل مختاری انسان و شیطان کا پیش کرنا بھی سراسر بے بنیاد ہے (۱) اِس جہت سے کہ خدا نے اپنے آئینۂ علم میں بوقت فعل مختار کرنے انسان و شیطان کے کس کا غلبہ دیکھا تھا۔ انسان یا شیطان کا۔ بصورت اوّل اُسکا نقص علم ثابت ہوا حالانکہ یہہ صریح خلاف شان الوہیت ہے۔ و بصورت دوم اُس نے دیدہ و دانستہ زبردست کا زبردست سے مقابلہ کر کے اسکا ایسا صریح نقصان جان کیوں کرایا (۲) خالق نے بعد ملاحظہ اس نتیجۂ قبیحہ اُنکی فعل مختاری یعنے استقلال بیجا ہونے اپنی قوت موہوبہ کے اُن کا انتظام کار حقیقی نسبت قدرتِ خود کیوں نہ لیا وغیرہ ؟ +

اے بھائی محبوب مسیح! ہم تو قفس میں ہیں اگر خاموش ہو رہے + اور ہم شغیفۂ داحق کے شور کا ؟ یہہ تو ایک بڑی مشکل ہے ایسی مشکل جس کا آسان کرنا سہل نہیں ہے۔ یہہ تو ایک قدیم مشکل ہے اب اسکو ہم مانے نیغز نہ کریں۔ موجودہ انتظام الٰہی ایسا ہے کہ گناہ کا اُسمیں دخل ہے تا ہم آپکے نتیجوں کے ساتھہ اتفاق کرنا بھی محال ہے۔ بدوا [illegible] اس مشکل کو حل کرنے کا مدعی نہیں ہیں فقط چند ایسی باتیں تحریر کیجاتی ہیں جن سے اِس انتظام الٰہی میں دلی آرام حاصل ہو۔ اور ہم انسان اپنے سامنے کام رکھیں خواہ دوزخ میں اور شیطان پیدا کر دیئے جائیں +

ہر مذہب کے عالموں اور فلاسفروں نے اِس پر اپنی اپنی سمجھ [illegible] بڑی بلند پروازیاں کیں مگر یہ مسئلہ حل نہوا کہ کیوں خدا نے بدی کا دخل ہونے دیا۔ کس کس زمانہ اور کس کس فلاسفر کے خیال سُناؤں عجیب حال ہے۔ مختلف خیال پیش ہوئے ہیں مگر کافی بیان ندارد۔ کہیں دو خدا سوچے گئے ایک خالق شر اور دوسرا خالقِ خیر۔ کسی نے ہیولا کو ازلی کہا اور برائی کا چشمہ بتلایا۔ مگر ہمارے مسیحی فلاسفر ایسے خیالوں سے متنفر ہیں۔ اور جب انتظام الٰہی کا کوئی انتظام بعید الفہم ہوتا ہے تو صاف اقرار کرتے ہیں اور ایسے خیالوں کو ترک کرتے ہیں جو خدائے قدوس پر عیب دھریں۔ چنانچہ مشہور ڈاکٹر ٹیلر صاحب اپنی نادر تصنیف **اَنالوجی** میں لکھتے ہیں کہ اسکا جواب یہی ہے کہ **ہم نہیں جانتے** بیشک انتظام الٰہی موجودہ میں اکثر ایسی باتیں ہیں جنکی نسبت سمجھہ میں نہیں آتی مگر اُن سے انکار بھی نہیں ہو سکتا۔ اِس حالت میں اپنی نافہمی کا اقرار کرنا مخلوقِ محدود العلم میں ایک حُسن ہوتا ہے اور خالق کو بُرا بھلا کہنا نازیبا ٹھہرتا ہے۔ اور بے دینی خطرناک ہے +

الف۔ باوجود اِس لاعلمی کے ایسی حقیقتیں موجود ہیں جو انسان کو ایسا سوچنے اور کرنے سے روکنے والی ہیں (۱) نیکی اور بدی دنیا میں ہے کوئی اِس سے انکار نہیں کر سکتا۔ مگر کیوں آئی کوئی نہیں بتا سکتا (۲) انسان سرشتہ نیکی اور بدی کا ممیز ہے ایک کو واجب اور دوسرے کو ناواجب اور قابل ملامت معلوم کرتا ہے (۳) عناصر فعال بشری مزدورت نہیں [illegible] ہے یہہ حقیقتیں ہیں اور ظاہر کرتی ہیں کہ بدی خواہ کہیں سے آئی اور خواہ کسی سبب سے آئی مگر انسان پر فرض ہے کہ نیکی کرے [illegible] اور عزیز۔ یہہ باتیں تو ہم جانتے اور جان سکتے ہیں کیونکہ یہہ ظاہر کیگئیں مگر بدی کا کیونکر دخل ہونے پایا۔ انسانوں سے پوشیدہ رکھا گیا ہے لازم ہے کہ جو کچھہ ہم جانتے ہیں اُسکے مطابق تو عمل کریں۔ یہہ حقیقتیں انسان کے متعلق ہیں +

ب۔ پھر اُن صداقتوں کا خیال کرنا چاہیئے جو خدا کے متعلق ہیں اور وہ بھی انسان کو نیکی کیطرف مائل کرنے والی ہیں۔ چنانچہ خدا ہمیشہ کرتا ہے جو **حق** ہے اور بدی جو حق کے مخالف ہے یعنے ناحق نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ اپنی ذات و صفات میں لاتبدیل ہے۔ شیطان اور انسان ہمیشہ حق نہیں کرتے اور بدی بھی کر سکتے ہیں کیونکہ وہ تبدیل پذیر ہیں۔ اور لاتبدیلی کسی مخلوق کی ذاتی صفت نہیں ہو سکتی اُسکا خلق ہونا ہی تبدیلی ہے۔ اسلیئے اگرچہ خدا شیطان اور انسان کا خالق ہے مگر اُن میں بدی کا خالق نہیں ہو سکتا چنانچہ جب انسان کو بنایا تو پاک بنایا۔ نیک بنایا۔ نیکی کرنیوالا بنایا۔ نیکی انسان کی اصلی صفت ہے اور بدی ایک بگاڑ ہے۔ یہہ باتیں صداقتیں ہیں جن سے انکار نہیں ہو سکتا۔ یہہ انسان سے نیکی طلب کرتی ہیں۔ انسان کے حق میں منشاء الٰہی کو بھلا قرار دیتی ہیں اگر آپکے نتیجے انسان کی لاعلمی اور نافہمی انتظام الٰہی پر مبنی ہیں پس کہیئے کہ آپکے نتیجے مانیں یا اِن صداقتوں کے کہے کو قبول کریں +

ج۔ پھر واضح ہو کہ نیکی اور بدی کو مخلوق نہیں کہہ سکتے۔ مگر **حق** ازلی صداقت ہے۔ نیکی بذاتہ ہمیشہ حق ہے۔ کیوں یہہ کام کرنا چاہیئے اور کیوں نہ کرنا چاہیئے؟ اِسلیئے کرنا چاہیئے کہ وہ حق ہے درست ہے۔ نیکی اِسلیئے حق نہیں کہ خدا نے حکم دیا مگر خدا نے نیکی کا حکم اِسلیئے دیا کہ وہ حق ہے۔ البتہ انسان کے لیئے خدا کا حکم چاہیئے اور نہ چاہیئے کی مقدم وجہ ہے۔ پس خدا نے انسان اور شیطان کو آزاد بنا کر اُس حق کے ماتحت کیا۔ اور اُنہیں نیک پاک بنا کر ایسا کیا۔ اِسلیئے خدا شرارت کا بانی نہیں ہو سکتا۔ خدا آپ اِس ازلی حق سے تجاوز نہیں کرتا۔ اور انسان اور شیطان نے کیا۔ اِسلیئے یہہ آپ ہی شرارت کے بانی ہیں اِس صورت میں یاد رہے کہ خدا نے شیطان کو انسان کا سدِّ راہ نہیں بنایا پر اُسکا سدِّ راہ ہونا ایسا ہے جیسا ہم انسانوں میں دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کو بہکا دیتا ہے اور وہ فریب کھانے والا

قریب رکھکے برافروختہ کرنے لگتا ہے۔ ایسا فاحشہ عورت اپنے آشنا کار
سے لدیوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے۔ شیطان نے انسان کے
ساتھ ایسا ہی کیا اور کرتا ہے۔ الغرض خالق مبداء شرارت نہیں
ہوسکتا۔ اسکا امکان ہے +

۵۔ خدا نہیں لگ دکرنے سے روک سکتا تھا۔ مگر بدی کا دخل دکھانا ہی
حالات میں مناسب تھا کہ شیطان اور انسان کو ویسا ہی نہ کرتا۔
پر جبکہ انہیں آزاد اور فعل مختار بنا دیا تو اُس مناسبت کو ہر طرف
کر دیا۔ وہ خود ہی جاتی رہی۔ اسلئے کیوں پیچھے نہ رد کا کچھ بات
نہیں مگر کیوں پہلے ایسا پیدا کیا۔ اصل بات ہے۔ پس خالق کا
قصد یہ ہوگا کہ کیوں نہیں فعل مختار بنایا یہ جانکر کہ اس سے
دنیا میں بدی وارد ہوگی۔ اور انسان کی خرابی کا باعث ہوگی +
اب جہاں تک تحقیقیں پیدا اگی دیتی ہیں ہم معلوم کرتے ہیں کہ پیدائش
سے خالق کا مدعا اپنی خدائی اور قدرت کا ظہور تھا۔ پھر انسان
اور شیطان کو پاک اور فعل مختار کرنے سے اور انسان موجب بدی
کے دخل سے اپنی پاکیزگی اور رحم اور عدل کا ظہور مقصود تھا۔
اور ان مقاصد میں انسان کی ابدی خوشی و عذاب مد نظر تھی
مگر انسان کو عاقل اور آزاد اور فعل مختار بنایا کہ یہ مقاصد وہ اپنے
علم کوشش سے ادا کرے۔ یعنی وہ خود سمجھے کہ میں کیا کر رہا ہوں
اور اپنے کیے کا جواب دے۔ انسانوں میں ہر زمانہ کی اتفاق حقیقیں
ہمیں یہی نتیجے سکھلاتی ہیں نہ وہ جواب سنتے ہیں۔ واسطے بدی
کے دخل سے یہ نتیجہ نہیں ہوتا کہ مذہب اور عبادت منشاء الٰہی
کے برخلاف ہیں۔ بلکہ دنیا اور انسان کی پیدائش سے خود ہا
الٰہی ہمیں معلوم ہوتا ہے یہی مذہب اور وہی عبادت ہے۔ پس یہ
باتیں ہیں جن سے گناہ کے رواج کے برخلاف ہم تسلی پاتے ہیں۔
اور الہام بھی ہماری تسلی کرتا ہے اور سکھاتا ہے کہ انسان کے حق میں
خدا کی مرضی نیک ہے۔ مناسب ہے کہ آپ مقدمہ میں اگر اپنا نقصان
نہ کریں۔ اب انتظام الٰہی میں ایک طرف گناہ کا رواج ہے اور دوسری
طرف حقیقتیں ہیں جو مذکور ہوئیں۔ لازم ہے کہ اگر ہم بدی کی سوچتے
ہیں تو نیکی بھی سوچیں۔ سارے کل انتظام الٰہی کا خیال کریں تو ہم
بے ایمانی اور بے دینی سے محفوظ رہینگے۔ اور بہ بدی میں ہونیکے لئے
انسان کے پاس کوئی سند نہیں ہے۔ بجائے سوچنے اور کرنیکے لیے
آزاد تو ہے مگر سمجھکے ایسا کرنا۔ یہی جواب ہی ہمیں فعل مختاری
ہے۔ خیالی چون و چرا سے کیا حاصل ہے جس حال کہ وہی بات عملاً
دکھاتے ہو +

الراقم

پسرور ضلع سیالکوٹ } بندہ جی ایل ٹھاکر داس

سرکاری خبریں

رپورٹ موسم و صحت و فصل پنجاب بابت ہفتہ مختتمہ
۱۷ جولائی ۱۸۹۹ع

ضلع دہلی۔ بارش ۱۔۱ انچ ہوئی۔ صحت اچھی ہے۔ نرخ میں تغیر و تبدل ہوتا رہا +

ضلع انبالہ۔ بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت اچھی ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ضلع جالندھر۔ بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ گراں ہوتا جاتا ہے +

ضلع امرتسر۔ بارش ایک انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ضلع سیالکوٹ۔ بارش ۱۔۳ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ضلع فیروزپور۔ بارش مقام صدر میں ۳۔۳ انچ ہوئی اور دیگر مقامات میں اس سے کم۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور ہے +

ضلع لاہور۔ بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ کسیقدر گراں ہوگیا ہے +

ضلع راولپنڈی۔ بارش ۱/۴ ۱ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ میں ارزانی ہوگئی ہے +

ضلع شاہپور۔ بارش ۱/۲ ۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ میں ارزانی ہوگئی ہے +

ضلع ملتان۔ بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ کم و بیش ہوتا رہا ہے +

ضلع ڈیرہ اسمٰعیلخاں۔ بارش ۱/۲ انچ ہوئی۔ صحت عمدہ ہے۔ نرخ بدستور رہا +

ضلع پشاور۔ بارش ایک انچ ہوئی۔ چند اشخاص کو ہیضہ ہوگیا۔ نرخ قریباً بدستور رہا +

کیفیت عام

کل صوبہ پنجاب میں بارش ہوئی لیکن ابھی اور بارش کی ضرورت ہے۔ باستثناء اضلاع دہلی و انبالہ و پشاور کے کل پنجاب میں صحت عمدہ رہی۔ کاشت فصل خریف ہو رہی ہے +

اسسٹنٹ سرجن چیتن شاہ صاحب خان بہادر قائم مقام سول سرجن جھنگ نے تاریخ استفادہ سے ۲۰ یوم کی رخصت حاصل کی +

لالہ ونائل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی رخصت باقیماندہ منسوخ کرکے انکو امرتسر میں بجائے دیوان ہری سنگھ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے جو رخصت پر جاتے ہیں تعینات کیا گیا ہے۔ منشی حکم چند صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے امرتسر میں بجگہ مسٹر جے اے سے صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سے جو رخصت پر جاتے ہیں چارج لیا +

مسٹر فاکس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گوجرانوالہ سے فیروزپور کو تبدیل ہوئے۔ اور لالہ رائیداس صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر فیروزپور انکی جگہ تعینات ہوئے

بھاری سفر اور بوجھل پیٹ ڈیڑھ پی نے اپیل بنچ سے رفع دفع ہوتی ہے قیمت فی ڈبی ۵ نیز اور کلاں ڈبی کی قیمت ایک شلنگ۔ مقام بمبئی سی پی ایس۔ سیٹن کمپنی خیرابیٹ سے ملسکتی ہے +

اخبارات تاربرقی

کلکتہ ۱۳ جولائی۔ افواہ اُڑ رہی ہے کہ گورنمنٹ نے جہاز کے مالکوں کو اس بحث میں نرخ لیجانیکے لئے طلب کیا ہے

لنڈن ۱۳ جولائی۔ سٹینڈرڈ اخبار میں آج صبح کو ایک فقرہ اس مضمون کا شایع ہوا ہے کہ امیر کابل کو ۱۲ لاکھ روپیہ دیا جاویگا +

لنڈن ۱۵ جولائی - کیپ سے جو خبریں آئیں اُن سے معلوم ہوا کہ اب سیچیوچ ہوایو کو شکست ہوئی ہے +

قاہرہ ۱۵ جولائی - اس شہر کے چند محلوں میں ہیضہ پھیل گیا ہے اور خاصکر اُس حصہ میں جسمیں عربی لوگ رہتے ہیں - انگریزی فوج کو حکم ہوا ہے کہ فوراً ہیلوان میں کیمپ بنائے جائیں اور اگر ضرورت ہو تو فوراً اُسجگہ چلی جاوے +

بمبئی ۱۶ جولائی - سورت میں طوفان سے جسقدر جان و مال کا نقصان ہوا ہے اُسکی نسبت رپورٹ آئی ہے جس سے واضح ہوا ہے کہ ۵ جانیں تلف ہوئیں - ایک ہزار مکان میں طوفان آیا اور ۲۵ منہدم ہوئے - عام لوگوں کے نقصان کا ایک لاکھ روپیہ کا اندازہ ہوا ہے - سورت کے پرے ۱۱۲۴ مکانوں کا نقصان ہوا اور جن ۴۴ دیہات میں سیلاب آیا اُن میں ۳۹ جانوں کا نقصان ہوا - سورت کے کل نقصان ۳ لاکھ روپیہ کا ہوا +

دریائے تاپتی کے بعض دیہات میں ہیضہ پھیلا ہوا ہے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کیواسطے ۶۰ ہزار روپیہ بمبئی میں فراہم ہوا ہے جسمیں آنریبل ٹی سی ہوپ صاحب نے ایک ہزار روپیہ اپنی جیب خاص سے دیا ہے +

گریٹ انڈین پنینسولا ریلوے کو بھی ضرر پہونچا ہے جس سے تجارت میں ہرج عائد ہوا ہے چنانچہ کل مدراس کی ڈاک بھی نہیں آئی ہے اور نہ پونہ سے بمبئی کو کوئی ریل جا سکی +

بمبئی کی بندرگاہ کے امینوں نے جہازوں کے ٹھہرنے کا ایک ایسا بندرگاہ تعمیر کرنیکا ارادہ کیا ہے جسمیں ۵ جہاز ایکدفعہ ٹھہر سکیں اسکے ترنے جیسے ۴۰ فٹ لمبے اور ۲۲ فٹ چوڑے ہونگے

شملہ ۱۷ جولائی - کلکتہ میں جو یہ افواہ اُڑی تھی کہ گورنمنٹ نے جہاز کے مالکوں کو مصر میں فوج لیجانیکے لئے طلب کیا ہے اُسکی کوئی بنا معلوم نہیں ہوتی ہے +

لنڈن ۱۰ جولائی - ایم ٹسوٹ صاحب سفیر سلطنت فرانس متعین لنڈن بسبب بیماری کے مستعفی ہوگئے ہیں اور اُنکی جگہ ایم وڈنگٹن صاحب مقرر ہوئے ہیں +

لنڈن ۱۹ جولائی - مسٹر البرٹ صاحب کے بل جہابۂ ترمیم ضابطہ فوجداری کی ترمیم میں ایک میٹنگ ہوئی جسکے میر مجلس جناب رائٹ آنریبل مسٹر آرتھر ہوبہوس صاحب تھے +

شملہ ۱۰ جولائی - آج کی کونسل وضع قوانین و آئین میں جو مسودہ قانون شہر نفاذ فیصلہ ثالثی بمقدمہ مہوار بکرام سنگھ بنام پرتاب کور تجھار منظور ہوا - مسٹر البرٹ صاحب نے مسودہ قانون لوکل سلف گورنمنٹ برٹش برہما داخل کیا اور بیان کیا کہ کچھ عرصہ سے برہما میں میونسپل انتظام کے دو خیال گورنمنٹ ارادہ کررہی تھی اور مسودہ حال کی غرض اُس انتظام کو گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق اور نافذ الوقت میونسپل ایکٹ کی ترمیم کرنیکی ہے جس سے لوکل افسروں کو بعض شرائط پر نہ صرف دیہاتی اضلاع کے قصبات کو بلکہ اُنکے متعلقہ زمین کو بھی اپنی حدود کے اندر لینے کا اختیار ملتا ہے - یہ ترمیم نہ بندرگاہوں کے دیہات پر جاری نہیں ہوتا مگر چھوٹے چھوٹے دیہاتی قصبات کے علاقوں کا صدر مقام ہونگے - اس غرض سے دیہاتی زندگی کی ایک جزو صرف کیجاویگی - نیز مسودہ کی یہ غرض ہے کہ کمیٹیوں سے ممبروں کی کم از کم تہائی اور پریزیڈنٹ منتخب ہوا کریں بجز اُسکے کہ جدید ایکٹ کے قاعدے کے رو سے لوکل افسروں کو صورتوں میں سے کوئی ایک ملتوی یا ممنوع کریں - قصباتی پولیس کے مصارف گورنمنٹ پر عائد ہونگے اور اس صورت سے اُس فنڈ کو سبکدوشی ہو جاویگی جس سے یہ مصارف پہلے برآمد ہوا کرتے تھے اس مسودہ سے بیرونی انتظام کا مرحم دستور جیسا کہ دیگر مسودات میں تھا نافذ ہوتا ہے اور مزید براں اس میں یہ بھی مندرج ہے کہ چار بڑے قصبات ایسے لوکل کام کو مکمل کر لینے کے مجاز ہیں جسکا تخمینہ ۴ ہزار تک ہوا اور چھوٹے قصبات ایسے کام کو جسکا تخمینہ ۱۰ ہزار روپیہ سے زیادہ نہو +

مسٹر سٹوارٹ بیلی صاحب اُس کمیٹی میں شریک کیے گئے جو ہندوستان کے رعیتوں کی تارک الوطنی کے قانون کو ترمیم کرنیکے واسطے منظور ہوئی ہے - کونسل ایک ہفتہ تک ملتوی ہوئی +

جونا گڈھ کے قتل کی نسبت گورنمنٹ بمبئی نے گورنمنٹ ہند کی خدمت میں زیادہ خط و کتابت کی ہے +

بمبئی ۱۷ جولائی - شراب کا محصول معاف کرنیکی نسبت جو تجویز جرمنی میں تھی اُسکی نسبت سیکریٹری گورنمنٹ نے ظاہر کیا ہے کہ اِس محصول کی معافی تجارت کو سبکدوش کر دیگی مگر محصول چنگی میں جو خسارہ عائد ہوگا اُسکا نعم البدل نہیں دیا جا سکتا +

لنڈن ۱۷ جولائی - پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے [illegible] نرسجی کے اپیل کو مسترد کیا +

مصر کے تازہ حالات سے معلوم ہوا ہے کہ اسوقت صرف قاہرہ میں ہیضہ کے اموات کی تعداد ۶۱ ہوگئی ہے +

لنڈن کے اخبارات ایم وڈنگٹن کے فرانس کیطرف سے لنڈن میں وکیل مقرر ہونے کو نہایت سرگرمی سے پسند کر رہے ہیں کیونکہ وہ یقین ہیں کہ اُسکا تقرر گورنمنٹ فرانس کی جانب سے صلاح کی پالیسی کے لیے کفالت ہے +

تنگکانگ کی خبر سے معلوم ہوا کہ ۱۴ ماہ حال کو جبکہ فرانسیسی قوم جشن منا رہے تھے تو چینیوں کی ایک فتنہ انگیز جماعت نے اُن پر حملہ کر کے سنگسار کیا +

لنڈن ۲۰ جولائی - آیندہ جمعہ کے روز مسٹر گلیڈسٹون صاحب گورنمنٹ کی اُس کارروائی کو ظاہر کرینگے جو نہر سویز کی نسبت مد نظر ہو - کل کیبنٹ کونسل میں یہ قرار پایا ہے کہ ریورنڈ رولسن صاحب کو اس غرض سے پیرس کو روانہ کیا جاوے کہ نہر کے معاملہ میں ایم ڈلیسپس کے ساتھ بات چیت کریں - خدیو کی درخواست پر گورنمنٹ ۱۲ ڈاکٹر مصر کو روانہ کرنیوالی ہے +

اب ہیضہ کی اموات کی تعداد ۵۰۹ تک پہونچ گئی ہے +

وائنا ۱۵ جولائی - آسٹریا کی بندرگاہوں میں تمام جہازات کیواسطے جو ہند سے آئیں - ۱۰ روز کا کوارنٹین جاری ہوا ہے +

میجر بیرنگ صاحب اواگست کے پچھلے ہفتہ میں مصر کو روانہ ہونگے اور اُنکی جگہ مسٹر کلنڈ کولون صاحب شروع ماہ اکتوبر میں اپنے عہدہ کا چارج لینگے +

لودیانہ

ہفتہ حال میں بارش نہیں ہوئی اور دھوپ میں سخت تیزی ہو سابقہ بارشیں کاشت زراعت کے لیے کافی ہو گئی تھیں۔ موسم کیحالت نہایت عمدہ ہو اور شہر میں کامل صحت ہو +

جنگی سپاہیوں کا ذکر ہفتہ گذشتہ کے اخبار میں درج ہو چکا ہو اب ہمکو اُنکی نسبت یہ معلوم ہوا ہو کہ حسب الحکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ چند جنگی سپاہیوں کا چالان ہو کر مقدمہ جناب صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر بہادر کے سپرد ہوا ہو اگر صاحب موصوف کی پیشگاہ سے اُنکا تدارک ہو گیا تو آیندہ کو یہ لوگ شہر میں دنگا و فساد نکرینگے +

ہمکو معلوم ہوا ہو کہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے دو ماہ کی رخصت کے لیئے درخواست کی ہو اور درخواست مذکورہ ۲۵ اگست سے ۲۵ اکتوبر تک کی ہو اگر رخصت منظور ہو گئی تو صاحب موصوف منصوری کے پہاڑ پر تشریف لیجائینگے +

شہر کے پختہ تالاب میں بارش کا پانی زیادہ جمع ہو گیا ہو اور تمام دن تالاب میں لڑکے گوطے لگاتے ہیں احتمال ہو کہ کوئی لڑکا ڈوب جاوے۔ اس کا بندوبست پولیس کیطرف سے ہونا چاہیئے یعنے ایک خاص پہرہ چند روز کے لیئے مقرر ہو جائے تاکہ لڑکے تالاب میں جانے نپائیں +

جگراؤں کی تحصیل سے خبر آئی ہو کہ بارش کی شدت سے ایک قصبہ کو سخت صدمہ پہونچا ہو اور سیلاب نے بہت ضرر پہونچایا ہو مگر ابھی کچھ مفصل کیفیت نہیں آئی ہو کہ کس قسم کا صدمہ اور ضرر ہو +

شہر میں غلہ کے سوداگر غلہ خرید کر بیرونجات کو روانہ کر رہے ہیں اسواسطے غلہ گراں ہو گیا ہو کہتے ہیں کہ لودیانہ کا غلہ انگلستان میں بھیجا جاتا ہو اور یہی باعث گرانی کا ہو +

خربوزے تا حال جو نہایت مضر ہیں اور جنکے کھانے سے بیماری پیدا ہوتی ہو بازار میں فروخت ہوتے ہیں۔ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی انکا انسداد فرماویں +

رسالہ
سیرت المسیح و المحمد

رسالہ موصوف جس کے مضامین اخبار نور افشاں میں بھی شائع ہو چکے ہیں اب وہ مضامین باپادری چند اور رسالہ کی صورت میں امریکن مشن پریس سیالکوٹ میں چھپایا گیا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ جناب پادری جے ایل ٹھاکر داس صاحب پریسبیٹیرین سپرنٹنڈنٹ جو رسالہ موصوف کے مصنف ہیں اور بھی چند مضامین اضافہ کر کے ہمارے پاس طبع ہونے کے لیئے بھیجا ہو۔ اور یہ رسالہ ۴۰ صفحہ بطرز کتب ولیتی پر چھپایا جاویگا مگر جبتک خریداروں کی کافی تعداد جمع نہو جاوے تب تک چھپنا ملتوی رہیگا اور قیمت صرف ۳ر محصول ڈاک قرار پائی ہو لہذا بابت اسکی شائقین مشتہر کیجاتا ہو کہ بہت جلد درخواستیں بھیجدیں +

المشتہر

پادری ای ایم ویری صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ

گھر میں نہیں مرتے

رف آن ریٹس ایک ایسی دوا ہو کہ جس سے چوہے اور گھونس کھٹمل مکھی اور ہر طرح کے کیڑے کوڑے فوراً بھاگ جاتے ہیں اور یہ دوا مقام بمبئی بدوکان بی ہاین میڈن کمپنی جنرل ایجنٹ سے مسکتی ہو اور اسکی فی ڈبیا ۱ر۔ پنیس کو فروخت ہوتی ہو +

اشتہار
مشیر نسوان حصہ اول و دوم

{ اس رسالہ کی ایک کاپی ہر
صاحب اولاد گھر میں ہونا چاہیئے }

یہ جدید طرز کا نادر رسالہ جو عورتوں کے لیئے بنسبتِ دائیہ اور جوانوں کے لیئے بہترین طبیب ہو۔ بچوں کی پرورش کے عمدہ اور نایاب طریقے

والدین کو سکھلاتا ہو۔ سررشتہ تعلیم پنجاب و بنگال و حیدر آباد وغیرہ نے اسکی قدر کی ہو۔ قیمت فی نسخہ ۸ر محصول مقرر ہو۔ اور بالفعل وصحت تیار ہیں +

المشتہر

زبدۃ الحکما حکیم حافظ محمد فخر الدین مؤلف کتاب و ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور

اشتہار
منادوں کی ضرورت

سیالکوٹ امریکن مشن کے علاقہ دیہات میں کثرت کام کے سبب چند مسیحی واعظوں کی ضرورت ہو۔ معمولی لیاقت کے آدمی درکار ہیں ایسے جو غریبوں میں کام کرنے سے نفرت نکرتے ہوں مگر روحوں کی نجات کے عاشق ہوں وہ روحیں خواہ کیسی ہی ہوں جن برادران کی درخواست پسند خاطر ہو گی اُن سے تنخواہ کا بندوبست کیا جاویگا۔ درخواستیں مجھ مشتہر کے پاس بہت جلد بھیجنا چاہیئے

المرقوم ۲۶ جون ۱۸۸۳ع

المشتہر

پادری جی ایل ٹھاکر داس سپرنٹنڈنٹ ضلع سیالکوٹ

اشتہار

ایک مسیحی دیندار عورت جس کی عمر بہت زیادہ نہ ہو تخمیناً ۳۰ یا ۳۵ سال ہو شفاخانہ زنانہ امریکن مشن پریسبیٹیرین گورداسپور کے لیئے ضرورت ہو۔ اُردو یا رومن پنجابی لکھ پڑھ سکتی ہو۔ تنخواہ ۱۵ روپیہ ماہواری اور مکان علاوہ دیا جاویگا۔ درخواست جناب میم صاحبہ اور مس یونگ کارلٹن صاحبہ مہتمم شفاخانہ زنانہ سے کرنی چاہیئے +

المشتہر

عزیز الحق واعظ انجیل مشن گورداسپور

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ہوئیر صاحب مہتمم نے چھپا